اور اس کے دین و شریعت کو مذاق نہ بنائیں۔

حدود اللہ شریعت کی وضع کردہ حدیں ہیں جن سے منع کیا گیا ہے۔ اور حدود محض گناہوں پر مجازات کرنے سے روکتی ہے[1] لہٰذا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کا تقاضا ہے کہ حدود الٰہی کو ہر حال میں قائم رکھا جائے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی اور اس کے شرعی ضوابط کو توڑنے کی کبھی جرأت نہ کی جائے۔ ورنہ ایسے لوگوں کا انجام بہت برا ہوگا۔

تفسیر قرطبی: ۳/۱۵۴

# شراب کتنی مفید؟ کتنی مضر؟

(ڈاکٹر شفقت اعظمی)

## شراب کے مقامی اثرات

**دافع عفونت:** الکحل قابلِ لحاظ حد تک دافع عفونت اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ یہ تاثیر اس وقت بڑھ جاتی ہے جب اس کا ارتکاز ۷۰٪ ہو جاتا ہے۔

**جلد:** جسمانی درجہ حرارت پر چونکہ یہ تیزی سے بھاپ بن کر اڑتا ہے۔ لہٰذا بخار میں جلد کو ٹھنڈک بخشنے کے لئے بکثرت مستعمل ہے اس غرض سے عموماً ۷۰٪ الکحل تجویز کیا جاتا ہے۔ تاہم مقطر اسپرٹ اور شراب کشید بھی اس کے بدل کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

چونکہ جلد پر لگانے کے بعد یہ الکحل خفیف محرّش اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ لہٰذا خون کے بہاؤ کو تیز بھی کر دے گا۔

**غشائے مخاطی:** غشائے مخاطی پر شراب محرّش اثر ڈالتی ہے۔ یہ اثر ارتکاز بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ خفیف ارتکاز یعنی ۲۰٪ پر مخاطی ارتشاح بڑھ جاتا ہے۔ ساتھ ساتھ اس خطے کا دوران خون بھی تیز ہو جاتا ہے۔ زیادہ ارتکاز یعنی ۴۰٪ پر جریانِ دم بھی واقع ہو سکتا ہے۔

**خلیات:** خلیات پر مشروبات اثرات کی باقاعدہ تحقیق نہیں کی

گئی ہے، تاہم خورد عضویات اور انسانی خلوی بافتوں پر تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اہداب (CILIA) کی حرکت کو کم کر دیتا ہے، حالانکہ (۳۰ کے ارتکاز پر ــــــ اور خون میں ۰.۴ تا ۰.۶ فیصد سے زائد کا ارتکاز عام طور سے شدید تنفسی تباہی یا موت کا سبب ہو سکتا ہے۔

**بافت اور اعضاء:** زیر تجربہ جانوروں اور بنی نوع انسان کے مختلف بافتوں اور اعضاء پر واقع ہونے والے الکحل اثرات پر کافی تحقیق ہو چکی ہے چنانچہ جسم کے مختلف اعضاء پر اس کے مختلف اثرات رونما ہوتے ہیں۔ تاہم دماغ کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے بعض الکحل۔ تکسید کے سبب دموی رو کے ذریعہ اپنا سفر فوراً نہیں شروع کر پاتے جس کے سبب مختلف جسمانی اعضاء پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ پھر بھی دماغ اور مرکزی نظام اعصاب سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ الکحل جسم کے مختلف حصوں پر براہ راست اثر انداز ہو سکتا ہے۔

ابتدائے مے نوشی میں ہی مختلف اعضاء پر الکحل کے دیرپا اثرات ظاہر نہیں ہوتے، پھر بھی مسلسل میخواری کے نتیجے میں ایک طویل مدت (۵، تا ۲۵ سال) کے دوران برے اثرات رونما ہونے لگتے ہیں، جن میں سے درج ذیل ہیں۔

**معدہ:** اوسط مقدار میں مے نوشی رطوبت معدی کے اخراج میں معین ثابت ہوتا ہے، جس سے حرکت معدہ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ تحریک اکثر بھوک کا احساس پیدا کرتی ہے اور اس طرح شراب کو اشتہا (بھوک لگانے والی) بیان کیا جاتا ہے۔ اوسط مقدار شراب گو کہ معدہ میں مداخلت نہیں کرتی تاہم زائد مقدار میں پینے سے تسمم کا سبب بنتی ہے اور حقیقت میں

بالخصوص کو تباہ کر دیتی ہے رطوبت معدہ کے کثرت افراز کی صورت میں معدہ یا چھوٹی آنتوں یا آنتوں میں زخم پیدا ہو جاتا ہے۔

الکحل اول اول منہ سے لینے اور نگلنے پر زبان اور حلق میں بے چینی اور تیز جلن محسوس ہوتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بعض لوگوں کا یہ غلط تاثر ہے کہ یہ محرک ہوتا ہے۔ اس کے بعد معدہ میں پہنچتا ہے تو اس عضو پر اس کے اثر کا انحصار اس کی قوت پر ہوتا ہے۔ چار فیصد سے زیادہ قوت والا کوئی بھی الکحل معدہ کی ملائم جھلیوں (اغشیہ) پر خراش کا موجب ہوتا ہے، جس کے سبب معدہ تیزی سے ہاضمی رطوبت خارج کرنے لگتا ہے، تاکہ الکحل کی مخرش قوت ماند پڑ جائے۔ اس اثناء میں بواب (PYLORUS) معدہ کے آخری سرا پر موجود عضلات کا مضبوط حلقہ کس کر تنگ ہو جاتا ہے۔ زائد خراش کی صورت میں الٹی لہریں پیدا ہو کر قے کا باعث بن سکتی ہیں۔ اسی طرح اور بھی بہت سے اسباب ہیں، جو الکحل کو معدہ سے آنت تک پہنچنے میں تاخیر کا باعث ہوتے ہیں۔

دماغ:۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ الکحل محرک ہے، لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ الکحل کے متعلق یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ محرک بہرحال نہیں ہے، بلکہ اس سے سستی پیدا ہوتی ہے، اس کے باوجود بعض لوگ اسے نشاط انگیز قرار دیتے ہیں اور بعض اندوہ ربا اور خواب آور۔ امر منطقی اعتبار سے کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی کیمیاوی مشروب اگر ایک وقت میں محرک کے طور پر کام کرتا ہے تو دوسرے وقت میں بیخودی کا موجب ہوتا ہے؟

طبی نقطۂ نظر سے حاد الکحلی تسمم کا سرسری منظر ترقی پذیر ہوتا ہے

دماغ کے قشری افعال (CORTICAL FUNCTION) سے شروع ہوتا ہے جو بعد میں نخاع (MEDULLA) یا نخاع مستطیل کی طرف نزول کرتا ہے اس کے سبب دماغ پر اتنا گہرا اثر مرتب ہوتا ہے کہ قوت فیصلہ اور داخلی جذبات متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے، حالانکہ مے نوشی سے بھی ایسا ممکن ہے۔ (جس سے خون میں ۰۵ فیصد ارتکاز ہوتا ہے) قوت فیصلہ کے علاوہ یادداشت، حافظہ، خود احتسابی یا ماحول شناسی کی صلاحیتیں بھی ماؤف ہو جاتی ہیں۔ یہ خیال عام کہ الکحل عصبی محرک ہے، دراصل خود فریبی ہے۔ جو افسردہ، داخلی جذبات اور طبعی پابندیوں کے خاتمہ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ چند نوشی کے بعد انگلیوں کی چستی کم ہو جاتی ہے، سماعت و بصارت کا شعور گھٹ جاتا، لامسہ کا ادراک کم ہو جاتا اور محرکہ تاثر قلیل ہو جاتا ہے یہ کیفیات وغیرہ ان مختلف مواقع پر پیمائش کرکے بیان کئے گئے ہیں، تاہم۔ مے نوش اکثر یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے تعاملات (REACTIONS) اور شعور میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ خود فریبی دراصل نتیجہ ہوتی ہے دماغی مراکز کی دبی ہوئی حالت کی جو قوت فیصلہ کو متاثر کر دیتی ہے ۵ پیگ کی صورت میں خون میں ۰۵۔ کا ارتکاز ہو جاتا ہے جو پروانہ اجل ثابت ہوتا ہے۔

## الکحل دماغ پر کیسے اثر کرتا ہے؟

اگر کسی میخوار سے دریافت کیا جائے کہ وہ مے نوشی سے حاصل ہونے والے فوائد بیان کرے تو وہ غالباً یہی کہے گا کہ وہ اسے تھکان پر قابو پانے کے لئے استعمال کرتا ہے یا اس سے تازہ عقلی قوت حاصل کرتا ہے

اس سے جسم کا تناؤ دور ہوتا، دماغ کو تحریک ملتی، نیز احساس
نجات۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ سے نوشی یہ خوشگوار اثرات چند منٹ
بعد سے ہی محسوس کرنے لگتا ہے، لیکن ہم جب منافع الاعضاء کے ماہرین سے
دریافت کرتے ہیں تو ہمیں بالکل مختلف اور حیرت انگیز جواب ملتا ہے۔ الکحل
الکحل بہرحال نشاط انگیز اور محرک نہیں، بلکہ اس کے برعکس یہ مسکن اور
سستی پیدا کرنے والا ہے یہ نہ تو محسوسات کو چستی عطا کرتا اور نہ ذہانت
اور اختراعی صلاحیتوں کو ابھارتا ہے۔ رہ گیا دوا کی حیثیت سے محرک ہونے
کا سوال، تو اس کا جواب دماغ کی مختلف ساخت پر رونما ہونے والے اثرا
نیز جس مرکز پر اس کا اولین اثر مرتب ہوتا ہے، میں مضمر ہوتا ہے، یہی
وہ مرکز ہوتا ہے، جہاں دوا کا اولین اثر زیر تجربہ آتا ہے۔ انسانی دما
میں ٹیلی فون ایکسچینج کی طرح ہوتا ہے جس کا تعلق نظام اعصاب کے ذریعے
ہر حصے سے ہوتا ہے۔ یہ مختلف شعبوں میں منقسم ہوتا ہے، جو جسم کے مختلف
اعضاء اور حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں مثلاً معدہ، آنتیں، جگر، بانقراس
غدۂ لقامیہ وغیرہ جو جسم کے مختلف حصوں کو کنٹرول ختم ہونے کے سبب
مزید ابتر کا اختیار کر لیتے ہیں۔

زمینی منزل (GROUND FLOOR) پر نظام تنفس دل پھیپھڑ او
کے لیے کنٹرول مراکز ہوتے ہیں، اس کے اوپر محرک کنٹرول کے مختلف ش
ہوتے ہیں جو ٹانگوں، آنکھوں نیز کانوں سے مربوط ہوتے ہیں۔ فوقانی منز
پر ایک خاص شعبہ ہوتا ہے...... یہ عضلہ، خلیوں کی مدد کرتا ہے نیز ہر
کی حرکات و سکنات نہ صرف برقرار رکھتا ہے، بلکہ اس کی نگہداشت
کرتا ہے تاکہ سارے جسم کا احساس رجحانی بحال رہے۔ جب خون

کی طرف پہنچتا ہے تو یہ فوقانی منزل کو سب سے پہلے چھو لیتا ہے جہاں اشد مجمع کر دیتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے شعبوں میں اس کی دراندازی ہوتی ہے اور طویل المدتی تسمم کے بعد ہی قلب اور پھیپھڑے کے کنٹرول راکز تک پہنچ پاتا ہے۔

انسان جب پیتا ہے تو سب سے پہلے اس کا دماغ متاثر ہوتا ہے اور وہ بھی اس کا مرکز اختیار؛ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، سب سے پہلے اس کی خود احتسابی اور تنقیدی قوتیں کم ہو جاتی ہیں، جلد ہی طبیعت کے دوسرے شعبے آزادی اور رہائی کے محسوسات سے دوچار ہوتے ہیں۔ خب بلی دور ہوتی ہے تو چوہے کھیل سکتے ہیں"... تجربہ بچوں کے کلاس روم سے موازنہ کرکے کرنا چاہیے، جن کے استاد نے غیر متوقع طور پر کلاس چھوڑ دیا ہو۔ اسی صورت میں بچے آزادی کی سانس لیتے اور اپنے کام سے نجات کی لذت سے ہمکنار ہوتے ہیں، وہ راحت اور کھیل کی تحریک پاتے ہیں۔ لیکن یہ آزادی "نجات کا ذب" سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔

**جگر:۔** جگر کی بافتوں پر رونما ہونے والے الکحل کے اثرات اس اثر سے مختلف ہوتے ہیں۔ جو دماغ اور نظام اعصاب پر مرتب ہوتے ہیں۔ یہ حتمی طور پر کم نہیں ہوتے۔ الکحل کے ادخال کے ساتھ جگر کے خلیات متورم اور تشحمی ہو جاتے ہیں، نیز جگر کے چربی مستعمل کرنے والے فعل میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر الکحل داخل کرنے کا فعل طویل مدت تک جاری رہے تو مرضی تغیر رونما ہوتا ہے، جسے (CIRRHOSIS OF THE LIVER) کہتے ہیں۔ یہ حالت جگر کے فعل میں خطرناک رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ کثرت سے نوشی کا یہ لازمی نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ گو کہ یہ بعض اوقات زیادہ دن

... اور بھی

...ں بھی مانع ہو جاتا ہے۔

## گردے اور غدہ قدامیہ

الکحل مشروب سے دیگر اعضاء بھی متاثر ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر گردے پیشاب آور فعل کو بڑھا دیتے ہیں۔ یہ کثرت بول غدہ قدامیہ ---- (PITUITARY GLANDS) کے براہ راست اثر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ نہ کہ خود گردے پر غدۂ قدامیہ کا مانع ادرار فعل دب جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں گردے زیادہ پیشاب بنانے لگتے ہیں۔

ایڈرینی غدد: داخلی ارتشاح کے دیگر غدد جو الکحل سے متاثر ہوتے ہیں، ایڈرینی گلٹیاں ہیں۔ یہ گلٹیاں ہر گردے پر ٹوپی کی طرح واقع ہوتی ہیں۔ اسی لئے انہیں غدد کلاہ گردہ سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ انتباہ دینے یا خطرات سے آگاہ کرنے والے غدد کے طور پر جانے جاتے ہیں نیز انسان کی زندگی کو بارگراں اٹھانے میں مدد دیتے ہیں۔ چوہوں اور گنی پگ پر کئے گئے تازہ تجربات سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ الکحل کی معمولی قسمی مقدار ایڈرینی غدد کے ایسکاربک ایسڈ اور کولسٹرال (مخصوص قسم) مشتملات گھٹ جاتے ہیں، جو اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ الکحل تسمم اجسام پر دباؤ کی کیفیت نافذ کرتے ہیں، جس کے نتیجہ میں ان ایڈرینی مشتملات میں کمی آجاتی ہے۔

جنسی غدود: جنسی غدد پر الکحل اثر انداز نہیں ہوتے، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ انہیں مے نوشی سے جنسی تحریک ملتی ہے، در اصل یہ کسی صحیح معلومات (GONADS) کے الکحل تعامل یا فعل و انفعال کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ بلکہ

اس سے میخوار تحریک جنسی میں تحیت کے احساس سے دوچار ہوتا ہے۔ جنسی تحریک کی خود فریبی دراصل طبعی اقتدار کے دینے کا نتیجہ ہوتی ہے حقیقت تو یہ ہے کہ الکحل کی زائد مقدار اس کا انداز میں شہوت گھٹاتی ہے، جس طرح یہ دیگر جملہ حرکات کو کم کرتی ہے۔ اس سے میخوار پر تعزیر دبے حسن کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے اور وہ بالآخر نیند کی آغوش میں پہنچ جاتا ہے۔

## قلب اور دوران خون :۔

الکحل قلب کے لیے کاذب محرک (PSEUDOSTIMULANT) کی طرح کام کرسکتا ہے۔ قوی الکحل محلول (آتشیں سیال) منہ، حلق اور غذائی نالی کے اعصابی سروں پر خراش پیدا کرتا ہے۔ اس طرح کی خراشیں ضربات قلب میں اضافہ کردیتی اور خون کا بہاؤ بڑھا دیتی ہے۔ سطح جلد سے قریب سطحی رگیں پھیل جاتیں اور حرارت کے احساس سے دوچار ہوا کرتی ہیں۔ جسم کی عمومی رگیں بالخصوص جو قلب کو خون فراہم کرتی ہیں، نہیں پھیلتیں۔

برداشت :۔ دیگر بہت سی دواؤں کی طرح جب الکحل طویل مدت تک استعمال کیا جاتا ہے تو ایک مخصوص صورت رونما ہوتی ہے جسے ہم برداشت (TOLERANCE) سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ برداشت" میخواروں" میں اس وقت رونما ہوتی ہے جبکہ وہ مسلسل طویل مدت تک پیتے رہتے ہیں، جس طرح دواؤں سے ابتداء میں قلیل مقدار میں کام چل جاتا ہے۔ لیکن بعد میں وہ مقدار ناکافی ثابت ہونے لگتی ہے، ٹھیک اسی طرح الکحل

کی مقدار طلب بھی بڑھ جاتی ہے۔

عادت :۔ ممالک متحدہ امریکہ میں ۷۰۰۰۰۰۰۰ مےخواروں میں سے تقریباً ۳۵۰۰۰۰۰ الکحل یعنی اس کے عادی اور تقریباً ۵ تا ۶ فیصد شدید عادی ہو جاتے ہیں۔

مے نوشی کیوں؟ شراب کے رسیا اس کے لئے طرح طرح کے جواز پیش کرتے ہیں اور اس کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے مختلف النوع باتیں کرتے ہیں۔ کوئی ذائقہ کی غرض سے پیتا ہے اور کسی کو دن رات کی بے خودی درکار ہوتی ہے بلکہ اسے اپنے گھر کا جزو لاینفک قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ ان کے استعمال کرنے کے طریقے بلا کسی رد و قدح کے قبول کر لئے جاتے ہیں۔ اس امر کا پتہ لگانے کے لئے آخر لوگ کیوں پیتے ہیں؟ ریلی مارڈن اور لفشٹز (RILEY MORDON AND LIFSHITZ) نے امریکہ میں ۱۲۷۶ افراد کا مطالعہ کیا۔ سروے کے بعد پتہ چلا کہ ۷۴۴ افراد (۶۵٪) محض چند مخصوص مواقع پر ہی الکحلی مشروبات استعمال کرتے ہیں، جس میں ۲۸٪ وہ لوگ بھی شامل ہیں جو صحبت کے زیر اثر پیتے ہیں، دیگر باقی افراد نے حسب ذیل اسباب مے نوشی بتایا :۔

شوہر کی رفاقت ۲٪

حصول سربلندی ۲٪

تقریبات ۲٪

فروغ تجارت ۱٪

سماجی کے بجائے شخصی اسباب مےخواری کے مناسب درج ذیل ہیں۔

| | |
|---|---|
| حصول لذت | ۱۶٪ |
| پسندیدگی | ۱۲٪ |
| دفع تشنگی | ۶٪ |
| صحتی اغراض | ۴٪ |

۲½ فیصد میں ایسے نتائج برآمد ہوئے، جنھیں نہ تو سماجی میں شمار کیا جاسکتا ہے اور نہ ذاتی میں اور ۸٪ میں تو پینے کے اسباب ہی نہیں معلوم ہوئے ---

مے کش عموماً زیادہ پینے کے موڈ میں نہیں ہوتے، تاہم احتیاط کے باوجود خلاف توقع زیادہ پی جاتے ہیں جسے ان کا جسم بآسانی تحلیل نہیں کر پاتا۔

احساس کمتری میں مبتلا لوگ، خواہ اس کا سبب کچھ بھی ہو مے نوشی کے ذریعہ تسکین حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

زیادہ واضح اسباب میکشی میں اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کا جذبہ ہوتا ہے۔ اور یہ جذبہ ایسے افراد میں پایا جاتا ہے، جو حقیقی یا تصوراتی احساس جرم کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہوتے ہیں۔

## مے نوشی امریکا میں :-

شراب کی مضرتیں ریاستہائے متحدہ امریکا کے باشندوں کے ذہن نشین کرانے کے لیے ہر ممکنہ ذرائع ابلاغ استعمال کیے گئے اور اس نشر واشاعت پر تقریباً ۶½ کروڑ ڈالر خرچ ہوئے، آخر میں تحریم خمر .... (PROHIBITION. LAW) بھی نافذ کر دیا گیا، لیکن وہاں کی آزاد مشرب اقوام کے عزم میخواری کے سامنے حکومت کو اپنی شکست تسلیم کرنی

پڑی اور ۱۹۳۳ء اور ۱۴ برس کے اندر اندر مذکورہ قانون کی تنسیخ کا اعلان کر دینا پڑا۔ ۱۹۸۰ء تا الکحل مشروبات کی جن ملکوں میں سب سے زیادہ کھپت ہے، ان میں امریکا سرفہرست ہے، جس کی کھپت تقریباً ۲ گیلن فی کس سالانہ ہے ۱۵ سال سے زیادہ عمر والوں میں خالص الکحل کی کھپت دو گیلن فی کس سالانہ ہے۔

گو کہ برانڈی کی بعض قسمیں امریکا میں بنائی جاتی ہیں تاہم اس ملک میں استعمال ہونے والی شراب میں وہسکی کا تناسب ۹۰٪ ہے۔

**الکحل کی عمومی مضرتیں:۔** مذکورہ تفصیلی جائزہ سے یہ نتیجہ اخذ کرنا چنداں دشوار نہیں کہ شراب کی مضرتیں اس کے فوائد پر غالب ہیں، جس کی طرف قرآن پاک میں واضح اشارہ موجود ہے۔

یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیهما اثم کبیر ومنافع للناس واثمهما اکبر من نفعهما۔ (البقرۃ۔ رکوع ۲۷)

(لوگ آپ سے شراب اور قمار کی نسبت دریافت کرتے ہیں، آپ فرما دیجیے کہ ان دونوں کے استعمال میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں ہیں اور لوگوں کے لیے بعض فائدے بھی ہیں اور گناہ کی باتیں ان کے فائدوں سے زیادہ ہیں۔)

شراب نہ صرف اس کے رسیا کے دماغ، اعصاب، پھیپھڑے، معدہ، جگر، گردے اور غدد وغیرہ پر تباہ کن اثرات مرتب کرتی ہیں، بلکہ میخواروں کی اولادیں بھی ضعیف اور نحیف و نزار ہوتی ہیں۔ گوناگوں دماغی امراض مثلاً جنون، صرع (مرگی) اور استسقائے دماغ (ENCEPHALITIS) میں مبتلا ہونے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ اسی طرح سل و دق وغیرہ میں بھی زیادہ مبتلا رہتے ہیں۔